عہد کی پاسداری

تحریر: چودھری یٰسین ظفر

پرنسپل، جامعہ سلفیہ فیصل آباد

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ و صحبہ اجمعین فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

"یا یھا الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود"

اے ایمان والو! اپنے عہدوں کو پورا کرو۔

عہد کی پاسداری کا جتنا اہتمام دین اسلام نے کیا ہے شاید ہی کسی اور مذہب میں کیا گیا ہو۔ بڑی واضح بات ہے کہ جب ہم مسلمان کہلاتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ اور پیارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے ہیں تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ ہم نے اللہ اور اس کے رسول کے جملہ احکامات کو صحیح اور صادق مان کر اخلاص کے ساتھ اسے تسلیم و قبول کر لیا ہے اور اپنی گردن جھکا دی ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو گویا ہم نے حقیقت میں تمام قوانین الٰہیہ کو ماننے اور تمام حقوق کو ادا کرنے کا ایک مضبوط عہد اور اقرار کر لیا ہے اور اس عہد و پیمان کی مکمل تفصیل قرآن حکیم میں موجود ہے۔ ایسی صورت میں ایمان کا مطلب یہ ہوا کہ بندہ جملہ احکام الٰہیہ میں خواہ اس کا تعلق براہ راست اللہ سے ہو یا بندوں سے جسمانی تربیت سے ہو یا روحانی اصلاح سے دنیاوی مفاد سے ہو یا اخروی فلاح سے شخصی زندگی سے ہو یا حیات اجتماعی سے صلح سے ہو یا جنگ سے اس بات کا عہد کرتا ہے کہ وہ اللہ سے کیے ہوئے وعدے کی پاسداری کرے گا۔

اور یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ سب سے قابل احترام عہد وہ ہے جو ہم نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔ جس کی پاسداری سے ہمیں آخرت میں بہترین جزاء کی خوشخبری دی گئی ہے اور اس کے برعکس اگر کوئی عہد شکنی کرتا ہے اور وعدہ خلافی کا مرتکب ہوتا ہے

تو یقیناً اس کا انجام بھی دردناک ہی ہو گا۔

اسی طرح اللہ کے بندوں کے ساتھ کئے گئے وعدے اور عہد و پیان بھی قابل احترام ہیں اور ان کا بروقت پورا کرنا از حد ضروری ہے۔ کیونکہ ارشاد ربانی ہے۔

"واوفوابالعھد ان العھد کان مسئولا"

وعدہ پورا کرو۔ بے شک عہد کے بارے میں قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔

اگر کوئی شخص آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور اسے قیامت کے دن کی مسئولیت کا خوف دامن گیر ہے تو وہ یقیناً کبھی بھی عہد شکنی نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہ مسلمان کا شیوہ نہیں۔

بخاری اور مسلم کی حدیث ہے حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے منافق کی تین نشانیاں بیان فرمائی ہیں کہ وہ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے' وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے اور جب کوئی امانت سپرد کی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وعدہ خلافی منافق کی علامت ہے۔ اسلئے ایک مسلمان اور مومن کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ عہد شکنی کرے۔ اگر کسی اپنے مسلمان بھائی بلکہ کسی غیر مسلم سے بھی کوئی عہد کرتا ہے تو اسکی پاسداری کرنی چاہیے اور اپنے دیئے ہوئے قول کو نبھانا چاہیے۔

بخاری اور مسلم کی ایک اور حدیث میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منافق کی چار علامتیں بیان کرتے ہیں اور فرمایا۔ کہ جس میں یہ چار خصلتیں ہونگی وہ پکا منافق ہے۔ اگر ان میں سے ایک خصلت ہو تو یقیناً اس میں نفاق کا ایک حصہ ضرور ہے۔ یہاں تک کہ اسے چھوڑ نہ دے۔ وہ چار علامتیں یہ ہیں کہ جب اسے امانت سپرد کی جائے تو خیانت کرتا ہے' بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے' وعدہ کرے تو غداری کرتا ہے اور جھگڑا کرے تو گالی دیتا ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں اگر ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیں تو ہمیں بہت سے لوگ اس بیماری میں مبتلا نظر آئیں گے۔ جو بات بات پہ جھوٹ بولتے ہیں' وعدہ کر کے عہد شکنی کرتے ہیں' امانت میں خیانت کرتے ہیں اور معمولی باتوں پر گالی گلوچ پر اتر آتے ہیں۔ ہمیں خود اپنا محاسبہ کرنا چاہیے کہ ہم دن میں کتنی مرتبہ ان باتوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ حالانکہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم جھوٹ نہ بولیں اور عہد کی پاسداری کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ایفائے عہد کا کس قدر اہتمام کرتے تھے۔ اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگائیے۔

حضرت جابر ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ جب بحرین سے مال آئے گا تو میں تمہیں اس میں سے حصہ دوں گا۔ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے تین مرتبہ فرمایا۔ کہ ایسے 'ایسے 'ایسے۔ لیکن آپ کی زندگی میں تو بحرین سے مال نہ آسکا مگر آپ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر کی خلافت میں بحرین سے مال آیا تو آپ نے منادی کرادی کہ اگر کسی شخص سے رسول اللہ ﷺ نے وعدہ کیا ہو تو آئے اور اپنا حصہ وصول کرلے۔ میں حاضر خدمت ہوا تو سیدنا ابو بکر ؓ نے **مجھے** اجازت دی کہ اپنے ہاتھ سے مال اٹھاؤ جب میں نے اٹھایا اور اسے شمار کیا تو وہ پانچ سو درہم تھے۔ آپ نے پھر فرمایا کہ اے جابر دو مرتبہ اور اٹھالے تاکہ خاتم النبین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جو وعدہ آپ سے کیا تھا وہ پورا ہو جائے۔

اس واقعہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہم عہد کی پاسداری کریں اگر کسی وجہ سے وہ وعدہ پورا نہ ہو سکے تو زندہ رہنے والے وہ وعدہ پورا کریں۔ کیونکہ وعدہ کی پاسداری نہ کرنے والا قیامت کے دن اللہ کے سامنے جوابدہ ہو گا۔ لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں جو بھی وعدہ کریں اسے ہر حال میں پورا کریں خواہ اس کا تعلق زندگی کے کسی شعبے سے کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عہد کی پاسداری کی توفیق دے۔ آمین۔

و ما علینا الا البلاغ۔